"الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی" میں شیخ احمد عبد الرحمن البنا الساعاتی کا منہج واسلوب

Methodology of Shaykh Abdur Raḥmān al Banna Al sā'ātī in Alfatḥ al-Rabbānī

ڈاکٹر محمد واحد اللہ ایوب الازہری*

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی**

ABSTRACT

Former Egyptian Muḥaddithīn of the each centuries have played a well-regarded, venerated and esteemed role in services of Ḥadīth and its sciences. Their outstanding contribution in this regard has been appreciated in each century of Islamic history. Those Muḥaddithīn have left valuable work on Ḥadīth and its sciences in their popular and basic sources of Ḥadīth for coming generations. Muḥaddithīn of 20th century were not less than the former in their involvement in the field of Hadith. Their dynamic and marvelous efforts are needed to be unveiled for scholars and students of Ḥadīth. al-shaykh Abdur Raḥmān al Banna Al sā'ātī is known as one of the prominent Egyptian Muḥaddithīn in 20th century. He made extraordinary efforts in the field of Ḥadīth and its sciences through compiling and writing various remarkable books in this regard. His marvelous work in Alfatḥ Al-Rabbānī li Tartīb Musnad Al-Imām Aḥmad bin Hanbal Al-Shaybānī on Musnad Imām Aḥmad bin Hanbal in its rearranging, categorizing and organizing its Ḥadīth is deserved to be cherished and focused on due to its significance and importance in the field of Ḥadīth. He is the first Muḥaddith who presented the Aḥādīth of Musnad in seven outstanding chapters to facilitate the researchers in their accessing to the main theme of the Musnad. In this paper the life sketch of Al-Shayk Abdur Raḥmān, his scholarly contribution in the field of Ḥadīth and his methodology in his renowned book alfatḥ al-Rabbānī has been discussed and highlighted its valuable aspects.

Keywords: *Egyptian Muḥaddithīn, Ḥadīth and its sciences, scholarly contribution, categorizing and organizing.*

* لیکچرار (سابق)، شعبہ علوم اسلامیہ، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

** چیئرمین، شعبہ حدیث وسیرت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

محدث شیخ احمد عبد الرحمن البنا الشہیر بالساعاتی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا پورا نام شیخ احمد بن عبد الرحمن بن محمد البنا الساعاتی، الشافعی [۱] ہے ۔ آپ کا شمار مصر کے معروف ومشہور محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے خدمت حدیث کا قابل رشک جذبہ عطا کیا تھا۔ زاہدانہ زندگی گزارتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو ہمہ تن اس طرف متوجہ کیا تھا۔ خصوصی طور پر آپ نے جس مسند پر کام کرنے کا ارادہ کیا وہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسند ہے۔ اس کام میں ایک حد تک محدث شیخ سید احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ [۲] نے بھی آپ کا ساتھ دیا۔ آپ نے یوں تو بہت سارے علماء کرام اور شیوخ سے استفادہ کیا لیکن جس شخصیت سے آپ زیادہ متاثر تھے وہ شیخ محمد زہران تھے جن کو آپ ہمیشہ عالم محقق، محیی السنۃ اور خادم القرآن والسنۃ وغیرہ جیسے عالی قدر القاب سے یاد کرتے تھے [۳]

ان کے علاوہ آپ نے جن اساتذہ سے مختلف علوم کی تحصیل میں استفادہ کیا اُن میں سے بعض کو آپ نے اپنی مؤلفات میں ذکر کیا ہے اُن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

شیخ محمد ابو رفاعی، ان کے ہاتھ آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اور ان سے آپ نے احکام تجوید سیکھے [۴]۔ شیخ محمد زہران، فقیہ عالم تھے ان سے آپ نے فقہ اور اصول فقہ میں استفادہ کیا۔ [۵]، شیخ محمد سعید العرفی، وادی فرات کے مفتی تھے۔ [۶]، کامل الہیراوی الحلی اور علامہ حبیب اللہ الشنقیطی وغیرہ۔ [۷]

مؤلفات

آپ کی گراں قدر مؤلفات میں سے چند ایک کے نام ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

---

(۱) زرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد الدمشقی، الاعلام، دار العلم للملایین، ۲۰۰۲م، ۱/ ۱۴۸

(۲) محدث شیخ احمد محمد شاکر (۱۳۰۹-۱۳۷۷ھ / ۱۸۹۴-۱۹۵۸ء) متون کتب حدیث پر تحقیق کے کام کرنے کا شرف بیسویں صدی کے جن مصری محدثین کو حاصل ہوا اُن میں ایک نام احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (ازہری، اسامہ السید محمود، اسانید المصریین، دار الفقیہ للنشر والتوزیع، ۲۰۱۴م، ص: ۳۱۴)

(۳) اسامہ السید محمود ازہری، اسانید المصریین، ص: ۲۵۷

(۴) ساعاتی، احمد عبد الرحمن البنا، الفتح الربانی، دار احیاء التراث العربی، طبع دوم، س ن، ۲۴/ ۲۳۲

(۵) ایضاً، ۲۴/ ۲۳۳

(۶) ایضاً، ۱/ ۳۰

(۷) جمال البنا، خطابات حسن البنا الشاب الی ابیہ، دار الفکر، قاہرہ، س ن، ص: ۵، ساعاتی، الفتح الربانی، ص: ۳۰، ۳۱، ساعاتی، احمد عبد الرحمن البنا، منحۃ المعبود، دار الحدیث، قاہرہ، مصر، ص: ۱۷

١.تنوير الافئدة الزكية في أدلة أذكار الوظيفة الزروقية، ٢.بدائع المنن في جمع وترتيب مسند الشافعي والسنن، ٣.الفتح الرباني بترتيب مسند الإمام أحمد بن حنبل الشيباني وشرحه بلوغ الأماني من أسرار الفتح الرباني، ٤.منحة المعبود في ترتيب مسند الطيالسي أبي داؤد ومعه شرحه التعليق المحمود.

احمد بن عبد الرحمن الساعاتی کا شمار خاص طور پر ان محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے مسند امام احمد بن حنبل پر نہایت عمدہ اور جامع کام کیا ہے۔ مسند پر آپ کا یہ گرانقدر کام تحقیق اور حسن ترتیب کے حوالے سے ہے۔ اسی مسند پر دقیق انداز میں کام کرنے کا اندازہ ایک واقعہ سے ہوتا ہے۔ سید محمد رشید رضا[(۱)] اور شیخ احمد محمد شاکر کے درمیان مسند امام احمد بن حنبل میں ایک حدیث، جس میں منافقین کے حوالے سے اعلان تھا بحث، چھڑ گئی۔ سید محمد رشید رضا کے نزدیک یہ حدیث مسند احمد میں موجود ہے جبکہ احمد محمد شاکر نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی موجودگی سے انکار کیا۔ دونوں چونکہ کبار محدثین میں شمار کیے جاتے تھے اور دونوں نے اسی مسند کی خدمت میں زندگی کے شب روز گزارے تھے اس لیے ان کے درمیان حکم بننے کے لیے کون تیار ہو سکتا تھا؟ اس کام کے لیے احمد بن عبد الرحمان البنا تیار ہوئے۔ آپ نے ۱۷صفر ۱۳۵۰ھ میں سید رشید رضا کو لکھا کہ یہ حدیث مسند میں موجود ہے لیکن یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرویات میں سے نہیں بلکہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی مرویات میں سے ہے۔ اور آپ کو اُس قدیم نسخے کی نص اور صفحہ نمبر بتادیا جو ۱۳۱۳ء میں مطبعہ میمنہ سے شائع ہوا تھا[(۲)]۔

اس واقعہ سے مسند احمد کے ساتھ احمد بن عبد الرحمن بن البنا الساعاتی کے گہرے تعلق اور اس کے بارے میں وسیع علم اور معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔

وفات: آپ بدھ کے دن ۸ جمادی الاولی سنۃ ۱۳۷۸ھ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۹۵۸ کو ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

---

(۱) رشید رضا (۱۸۶۵–۱۹۳۵م) لبنان کے شمالی علاقے قلمون میں پیدا ہوئے۔ جمال الدین افغانی کی شخصیت و فکر سے بہت متاثر تھے۔ (بعلبکی، منیر، اعلام المورد، دار العلم للملایین، بیروت، طبع اول: ۱۹۹۲م، ص: ۲۰۶)

(۲) اسامہ السید محمود ازہری، اسانید المصریین، ص: ۲۵۸

آپ کی نماز جنازہ قلعہ صلاح الدین ایوبی کی مسجد الرفاعی میں شیخ سید سابق[۱] نے پڑھائی۔ آپ کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے نزدیک اپنے بیٹے امام حسن البنا[۲] کی قبر کے قریب دفن کیا گیا[۳]۔

الفتح الربانی کا منہج

احمد عبد الرحمن البنا الساعاتی کی یوں تو حدیث اور علم حدیث پر گراں قدر تالیفات ہیں مگر جس کام نے آپ کو علماء حدیث اور خصوصاً بیسویں صدی کے مصری علماء حدیث میں ایک قدر و منزلت اور بلند مقام و مرتبہ عطا کیا اور جو آپ کی وجہ شہرت بنی وہ "الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی" کی صورت میں موجود ہے[۴]۔ اس سے پہلے کہ اس کتاب کو از سر نو مرتب کرنے میں شیخ احمد عبد الرحمن البنا کے منہج اور اسلوب کا جائزہ لیا جائے، امام احمد بن حنبل اور اُن کی مسند کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے۔

نام و نسب: آپ کا نام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال الذہلی الشیبانی، البغدادی ہے۔ زیادہ شہرت آپ نے احمد بن حنبل نام سے پائی۔ حنبلی مذہب کے امام ہونے کے ناطے ائمہ اربعہ میں مشہور و معروف امام گنے جاتے ہیں۔ آپ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ صالح بن احمد بن حنبل اپنے والد محترم سے نقل کرتے ہیں کہ:

"وُلدتُ في سنة أربع وستين ومائة في أولها في ربيع الأول"[۵]

میری ولادت ۱۶۴ھ کے پہلے مہینے ربیع الاول میں ہوئی۔

آپ کی عمر تین سال کی تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا اور زبان و ادب کی تعلیم حاصل کی۔ تقویٰ، طہارت، شرافت اور صالحیت کی آثار ابتداء ہی سے نمایاں تھے۔ آپ کو دیکھ کر اس دور کے مشہور امام اور فقیہ ہیثم بن جمیل رحمۃ اللہ علیہا نے کہا تھا:

---

(۱) مصر کے بیسویں صدی کے معروف فقیہ اور محدث ہیں۔ آپ کی کتابوں میں سے فقہ میں کتاب فقہ السنہ اور عقیدہ میں العقائد الاسلامیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (سید سابق، فقہی احکام و مسائل کا عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا، مترجم: ڈاکٹر عبد الکبیر محسن، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۱، ۲۰۱۵/ ۳۵)

(۲) حسن البنا (۱۳۲۴ھ -۱۳۶۸ھ /۱۹۰۶م-۱۹۴۹م) آپ نے مصر میں جماعت الاخوان المسلمون کی بنیاد رکھی۔ درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ آپ ۱۹۴۹ء میں قاہرہ میں شہید کیے گئے۔ (کحالہ، عمر رضا، معجم المؤلفین، مکتبہ المثنی، بیروت، س ن، ۳/ ۲۰۰)

(۳) احمد عمر ہاشم، محدثون فی مصر والازہر الشریف، مکتبہ غریب، مصر، ص: ۳۱۶، ۳۱۷

(۴) خیر الدین زرکلی، الاعلام، ۱/ ۱۳۸

(۵) ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع سوم: ۱۹۸۵م، ۱۱/ ۵۱، مزی، ابو عبد اللہ، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اول: ۱۴۰۰، ۱/ ۴۴۵

"اگر یہ جوان زندہ رہا تو اہل زمانہ پر حجت ہوگا۔"[۱]

ابتدائی عمر میں حصول علم میں مگن رہنے کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں:

"طلبتُ الحديثَ سنة تسع وسبعين ومائة"[۲]

میں نے سنہ ۱۷۹ھ میں تعلیم حدیث کا آغاز کیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جب بغداد میں علماء کی مجالس سے استفادہ کرنا شروع کیا تو سب سے پہلے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے روایات اخذ کیں۔ پھر چار برس تک امام ہشیم بن بشیر بن ابو حازم (م ۱۸۳ھ) سے استفادہ کرتے رہے[۳]۔ آپ نے جن دیگر علماء حدیث سے احادیث روایت کیں اُن میں عفان بن مسلم، وکیع بن الجراح، عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، یحیی بن سعید القطان، یزید بن ہارون، عبد الرحمن بن مہدی اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ آپ سے جن علماء حدیث نے احادیث روایت کیں ان میں ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (۱۹۴-۲۵۶ھ)، مسلم بن حجاج نیشاپوری (۲۰۴ھ-۲۶۱ھ)، ابو داؤد سلیمان بن اشعث (۲۰۲ھ-۲۷۵ھ)، آپ کے دونوں بیٹے عبد اللہ، صالح، علی بن المدینی، یحیی بن معین، ابو زرعہ، ابو حاتم، امام شافعی، ابن مہدی اور عبد الرزاق رحمہم اللہ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[۴]

آپ زندگی میں کئی آزمائشوں سے گزرے جن میں سب سے بڑا امتحان آپ کے لیے فتنہ خلق قرآن[۵] تھا جن میں آپ بفضل خداوندی ثابت قدم رہے۔

مؤلفات: آپ کی مؤلفات میں چند ایک درجہ ذیل ہیں:

المسند، كتاب الأشربة الصغير، كتاب الإيمان، كتاب الرد على الجهمية، كتاب الزهد، كتاب العلل ومعرفة الرجال، كتاب فضائل الصحابة، كتاب المناسك وغیرہ۔

وفات: سنہ ۲۴۱ھ کے ماہِ ربیع الاول کے ابتدائی دنوں میں آپ بیمار پڑ گئے۔ لوگ جوق در جوق آپ کی زیارت اور عیادت کے لیے آنے شروع ہو گئے۔ آپ کے دونوں بیٹے بھی آپ سے ملنے آئے۔ اُس وقت آپ تیزی سے سانسیں

(۱) چشتی، پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر، تاریخ ادب حدیث، پورب اکادمی، اسلام آباد، طبع اول: ۲۰۱۷، ص: ۱۱۷

(۲) ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۱/ ۵۱، چشتی، تاریخ ادب حدیث، ص: ۱۱۷

(۳) ایضاً، ص: ۱۷

(۴) ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، مطبعہ دار المعارف النظامیۃ، الہند، طبع اول: ۱۳۲۶ھ، ۱/ ۱۲۶

(۵) فتنہ خلق القرآن یہ خلق قرآن کے حوالے سے اس معتزلی فکر سے عبارت ہے جسے عباسی خلیفہ مامون مطمئن اور قانع ہو کر اسے اپنی سلطنت میں زبردستی پھیلانا چاہتے تھے۔ اس دور کے مجتہد اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس فکر کی بھرپور مذمت کی اور اس کے بدلے میں خلیفہ وقت کا ہر قسم کا تشدد و عناد برداشت کیا۔ (ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۱/ ۲۳۷)

لے رہے تھے۔ اسی بیماری ہی کے دوران آپ جمعہ والے دن چاشت کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ عصر کے بعد آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کے بیٹے عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"توفي أبي في يوم الجمعة صحوة ودفناه بعد العصر لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول سنة احدى وأربعين ومائتين"[1]

سنہ ۲۴۱ھ میں ۱۲ ربیع الاول کو میرے والد محترم جمعہ والے دن چاشت کے وقت وفات پاگئے اور عصر کے بعد ہم نے اُن کو دفن کیا۔

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

کتب متون حدیث کی شہرہ آفاق کتب میں سے ایک مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ یہ کتاب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا وہ علمی کارنامہ ہے جو زندہ جاوید اور امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس مسند میں سات سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات جمع کیں ہیں۔ جن کی تعداد تیس ہزار ہے۔ آپ کے صاحبزادے عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس میں مزید روایات درج کی ہیں اور ان سے روایت کرنے والے حافظ ابو بکر القطیعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اضافے کیے ہیں[2]۔ مصادر حدیث میں جتنی روایات آئی ہیں ان کی اصل امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں موجود ہے حافظ شمس الدین جزری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ما من حديث غالباً إلا وله أصل في هذا المسند والله أعلم"[3]

ہر حدیث کا اصل غالباً اس مسند میں موجود ہے واللہ اعلم۔

دوسری اور تیسری صدی ہجری میں جو مسانید مدون ہوئیں ان کے مقابلہ میں امام احمد کی مسند صحت کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد کو طبقہ ثانیہ کی کتب کے قریب قریب بتایا ہے[4]۔

مسند احمد کی احادیث کا درجہ

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کے لیے مذکورہ احادیث کا انتخاب اُن لاکھوں احادیث سے کیا جو آپ کو زبانی یاد تھیں۔ بعض نے مبالغہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ اس میں مذکور تمام احادیث صحیح ہیں۔ اور بعض حضرات

---

(۱) ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی، البدایۃ والنہایۃ، دار احیاء التراث العربی، طبع اول:۱۹۸۸ء، ۱۰/۳۴۰

(۲) محمد بن احمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۵۲۲

(۳) جزری، محمد بن محمد، المصعد الاحمد، مکتبہ التوبہ، ریاض، سعودی عرب، ۱۳۴۷ھ، ۱/۳۳

(۴) ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱/۵۲، چشتی، تاریخ ادب حدیث، ص:۱۱۹

کے مطابق اس میں نو اور پندرہ احادیث موضوع ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات اخذ کی ہیں وہ قابل قبول اور قابل عمل ہیں۔ البتہ آپ کے صاحبزادہ عبد اللہ بن احمد اور مسند کے راوی امام ابو بکر القطیعی نے مسند میں جو روایات درج کی ہیں ان میں سے بعض پر علماء کا کلام پایا جاتا ہے۔ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند امام احمد کی احادیث کا درجہ بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب کے خطبہ میں لکھا ہے:

"وكل ما كان في مسند أحمد فهو مقبول، فإن الضعيف فيه يقرب من الحسن"(۱)

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث مقبول ہیں کیونکہ اس کی ضعیف احادیث بھی حسن کے قریب ہیں۔

الفتح الربانی میں شیخ احمد عبد الرحمٰن الساعاتی کا اسلوب

شیخ احمد الساعاتی نے اپنی تالیف الفتح الربانی میں جو منہج اور اسلوبِ تدوین اختیار کیا ہے اس کے درج ذیل پہلو قابل ذکر ہیں:

- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جو کہ انواع المصنفات فی الحدیث کی رو سے "مسند" کہلاتی ہے اور "مسند" حدیث کی اس کتاب کہ کہتے ہیں جسے اس کے مؤلف نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہو۔ مقصد یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کو صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کے فرق مراتب پیش نظر رکھ کر جمع کیا ہو۔ عام طور سے "مسند" میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مرویات کو درج کیا جاتے ہے اور اسے مسند ابو بکر الصدیق کا عنوان دیا جاتا ہے، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مرویات کو مسند عمر بن الخطاب کے تحت جمع کیا جاتا ہے۔ پھر سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کی مرویات کو مسند عثمان اور مسند علی رضی اللہ عنہما کے ذیل میں درج کیا جاتے ہے۔ اس کے بعد عشرہ مبشرہ کی صف میں جو صحابہ آتے ہیں ان کی مرویات کو ترتیب دیا جاتے ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں سات سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کو اخذ کیا ہے۔ جن کی تعداد تیس ہزار بنتی ہے۔ آپ کے علاوہ آپ کے صاحبزادہ عبد اللہ اور مسند کے راوی امام ابو بکر القطیعی رحمۃ اللہ علیہما نے دس ہزار روایات کا اضافہ کیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ مسند چالیس ہزار احادیث وآثار پر مشتمل ہے اور اس وقت حدیث کے جتنے مصادر دستیاب ہیں ان میں سب سے زیادہ ضخیم اور وقیع حیثیت کی حامل ہے۔

---

(۱) سیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن کمال، جامع الجوامع (الجامع الكبير)، الازہر الشریف ، مجمع البحوث الاسلامية، طبع دوم: ۱۴۲۶ء، خطبۃ الکتاب

- امام احمد کی مسند تیسری صدی ہجری سے لے کر اب تک پورے تسلسل کے ساتھ حدیث کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے متداول رہی۔ اس مسند کی بہت اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں احکام شرعیہ کی مستدلات بکثرت پائی جارہی ہے۔ اس لیے اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے فقیہ اور قاضی نے اس کو مرجع کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے اور اس کی احادیث سے استدلال واستنباط کیا ہے۔ کتاب چونکہ بہت ضخیم ہے اور احکام سے تعلق رکھنے والی احادیث منتشر صورت میں منضبط ہیں اس لیے ضرورت اس بات کی تھی کہ اس میں درج احادیث کو ابواب کے تحت مرتب کیا جائے، تاکہ حدیث کے اساتذہ اور طلبہ سہولت کے ساتھ اس سے استفادہ کر سکیں اور جو حدیث جس موضوع سے متعلق ہو اس تک اس باب کی مدد سے براہ راست رسائی حاصل کی سکے۔ امام احمد کی مسند کی تبویب و تفصیل کے ضمن میں کئی علماء حدیث نے کوششیں اور کاوشیں کی۔ لیکن یہ جو کہ بہت طویل المیعاد منصوبہ تھا اس لیے کسی دور میں بھی مکمل نہیں ہو سکا۔ شیخ احمد الساعاتی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے مسند امام احمد کا بہت اہتمام اور التزام کے ساتھ مطالعہ کیا اور اس کی احادیث کی تبویب کے لیے بہت عمدہ اور خوبصورت خاکہ تیار کیا۔ بھی اس خاکے کے مطابق احادیث کو متعلقہ ابواب کے تحت مدون کیا۔
- امام احمد کا تعلق چونکہ تیسری صدی ہجری سے ہے اس لیے آپ کے لیے اسناد میں رواۃ کی تعداد متقدمین کی بہ نسبت بڑھ جاتی ہے۔ آپ کی مسند میں خماسیات بھی ہیں، سداسیات بھی ہیں اور سباعیات بھی آتی ہیں۔ جس کی وجہ سے مواد علمی کا حجم بہت بڑھ گیا ہے۔ شیخ احمد الساعاتی نے الفتح الربانی میں مسند کی ترتیب وتبویب کرتے ہوئے اسناد کو حذف کر دیا ہے اور ہر سند کے آخری راوی پر اکتفا کیا ہے۔ حذفِ اسناد کا فائدہ یہ ہوا کہ مسند سے استفادہ کرنے والے حدیث کے اساتذہ اور طلبہ براہ راست حدیث کی نص تک پہنچ جاتے ہیں اور نصوص سے استدلال واستنباط کرتے ہیں۔ ہاں جہاں سند کا ذکر کرنا انتہائی ضروری ہو وہاں آپ نے سند کو ذکر کیا ہے۔ مثلاً کتاب التوحید میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سند سمیت ذکر کرتے ہیں:

حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا حسين بن مُحَّد ثنا جرير يعني ابن حازم عن كلثوم بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال:«أخذ الله الميثاق من ظهر آدم عليه السلام بنعمان يعني عرفة، فأخرج من صلبه كل ذرية»[1]

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت سے نعمان یعنی عرفہ کے مقام پر اُن کی تمام ذریت کو نکال کر اُن سے عہد و پیمان لیا۔

(۱) امام احمد بن حنبل، مسند، مؤسسۃ قرطبۃ، قاہرہ، طبع اول: ۲۰۰۱ء، ۴/ ۲۶۷

جبکہ اس باب کی تیسری حدیث کو بغیر سند کے ذکر کرتے ہوئے صرف آخری راوی یعنی صحابی پر اکتفا کرتے ہیں:

وعن أنس بن مالك ﷺ عن النبي ﷺ قال:«يقال للرجل من أهل النار يوم القيامة...»(۱)

- آپ نے رواۃِ حدیث کے تراجم کو ذکر نہیں کیا۔ ہاں مناقب صحابہ، جو قسم تاریخ میں سے ہیں اور جو کتاب کی چھٹی قسم ہے، میں رواۃ کے تراجم کو ذکر کیا ہے۔
- آپ نے انتہائی عمدہ انداز میں متن حدیث میں وارد غریب الفاظ کو عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالی کی عظمت، کبریائی، کمال اور مخلوق کی اس کی طرف حاجت کے ضمن میں ایک حدیث میں وارد لفظ "القسط" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"المراد بالقسط الميزان يعني أن الله تعالى يخفض ويرفع ميزان أعمال العباد المرتفعة إليه يقللها لمن يشاء ويكثرها لمن يشاء كمن بيده الميزان يخفض تارة ويرفع أخرى وهذا تمثيل وقيل المراد به الرزق خفضه تقليله ورفعه"(۲).

قسط سے مراد میزان ہے یعنی اللہ تعالی اپنے بندوں کے اُن کی طرف اٹھائے گئے اعمال کے میزان کو جس کے لیے چاہتا ہے کم یا زیادہ کرتا ہے جیسا کہ کسی کے ہاتھ میں ترازو ہو اور وہ اسے کبھی کم اور کبھی زیادہ کرتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک اس سے مراد رزق ہے اس کا نیچے کرنا، کم کرنا اور اس کا اوپر کی طرف اٹھانا، اس میں اضافہ کرنا ہے۔

- ہر ایک حدیث کی فنی حیثیت کی تخریج کرتے ہیں اور کتب حدیث کے لیے ایک خاص رمز کو ذکر کیا ہے اور یہ وہی طریقہ ہے جو جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الجامع الصغیر میں اختیار کیا ہے۔ بعض جگہ پر لفظ "تخریجہ" لکھ کر آپ نے اُن کتابوں کو ذکر کیا ہے جن میں یہ حدیث روایت کی گئی ہو مثلاً حدیث:

عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه سمع النبي ﷺ يقول:«كلكم راع ومسؤول عن رعيته...»تخريجه:أخرجه البخاري من طرق متعددة ورواه مسلم والترمذي.(۳)

آپ میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اُس سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے کئی طرق کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مسلم اور امام ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

(۱) امام احمد بن حنبل، مسند، ص:۳۴، ۳۵

(۲) ساعاتی، احمد عبد الرحمن البنا، مقدمۃ الفتح الربانی لترتیب مسند امام احمد بن حنبل الشیبانی، دار احیاء التراث العربی، س ن، ص:۳۶

(۳) ایضاً، ص:۱۷

- جس حدیث کے بارے میں آپ نے جہاں لکھا ہے "لم أقف عليه" تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث شیخ الساعاتی کو کتب اصول میں نہیں ملی اور یہ ممکن ہے کہ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے منفرد طور پر ذکر کیا ہو۔ جس کی ایک مثال ذیل میں دی جاتی ہے۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن عمر ﷺ خطب بالجابية فقال قام فينا رسول الله ﷺ مقامي فيكم فقال:«استوصوا بأصحابي خيرا ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشو الكذب حتى أن الرجل ليبتدي بالشهادة قبل أن يسئلها...»[1]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہم میں اس جگہ پر کھڑے ہوئے جہاں میں تم میں کھڑا ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں خیر خواہی کا جذبہ رکھا کرو پھر اُن کے بارے میں جو اُن کے قریب ہیں پھر اُن کے جو اُن کے قریب ہیں۔ پھر کذب پھیل جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص اس سے پہلے کہ اسِ سے گواہی طلب کی جائے گواہی دے گا۔

اس حدیث کی تخریج میں آپ لکھتے ہیں:

"لم أقف عليه لغير الإمام أحمد وسنده صحيح ورجاله ثقات".[2]

یہ حدیث مجھے امام احمد بن حنبل کی مسند کے علاوہ کسی اور کی کتاب میں نہیں ملی۔ سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

- کتاب کی اقسام میں سے ہر قسم کے اختتام پر آپ اُس قسم کے تحت مذکورہ کتابوں کو اجمالا ذکر کرتے ہیں نیز ان کتابوں میں شامل احادیث کی تعداد کو بیان کرتے ہوئے اس کے بعد والی قسم کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مثلا پہلی قسم جو توحید اور اصول الدین سے متعلق ہے، کے آخر میں لکھتے ہیں:

"انتهى القسم الأول من الكتاب وقد اشتمل على خمسة كتب ١.كتاب التوحيد وفيه اثنان وأربعون حديثا ٢.كتاب الإيمان وفيه تسعة أحاديث ومائة ٣.كتاب الفقه وفيه ستة وأربعون حديثا ٤.كتاب العلم وفيه واحد وثمانون حديثا ٥.كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة وفيه ثلاثون حديثا ومجموع ما اشتمل عليه

(۱) امام احمد بن حنبل، مسند، ۱/ ۲۶۸

(۲) ایضا، ص:۱۶۸

هذا القسم ثمانية أحاديث وثلاثمائة ويليه القسم الثاني من الكتاب وهو قسم الفقه" (۱)

کتاب کی پہلی قسم مکمل ہوئی جو پانچ کتابوں پر مشتمل تھی۔ ا۔کتاب التوحید اور اس میں بیالیس احادیث، ۲۔کتاب الایمان اور اس میں ایک سو نو احادیث ، ۳۔کتاب الفقہ اور اس میں چھیالیس احادیث ، ۴۔کتاب العلم اور اس میں اکیاسی احادیث، ۵۔کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ اور اس میں تیس احادیث ہیں۔ مجموعی طور پر اس اس قسم میں تین سو آٹھ احادیث ہیں۔ اس کے بعد کتاب کی دوسری قسم کا آغاز کیاجائے گا جو فقہ سے متعلق ہے۔

- آپ حدیث کے آخر میں انتہائی دل نشیں انداز میں اپنا مختصر مگر جامع تبصرہ پیش کرتے ہیں مثال کے طور پر ایک حدیث جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معن بن یزید رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد کو ارشاد فرماتے ہیں:

"لك ما نويت يا يزيد ولك يا معن ما أخذت"(۲)

اے یزید تمہارے لیے وہ ہے جس کی آپ نے نیت کی اور معن آپ کے لیے وہ جو آپ نے لے لیا(صدقہ لے لیا)۔

پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

"أن العبرة بالنية وأن للمتصدق أجر ما نواه سوا ء صادف المستحق أم لا وأن الأب لا رجوع له في الصدقة على ولده بخلاف الهبة والله أعلم"(۳)

اصل نیت ہے اور صدقہ کرنے والے کے لیے اجر اس کی نیت کے بقدر ہے چاہے صدقہ مستحق کو ملے یا غیر مستحق کو، اور یہ کہ والد صدقہ میں رجوع نہیں کر سکتا البتہ ہبہ میں کر سکتا ہے۔

- آپ متن میں مذکور غیر معروف مقام کی وضاحت بھی کرتے ہیں تا کہ قاری کے لیے اس مقام کو پہچاننے میں آسانی ہو۔ مثال کے طور پر ایک حدیث میں جو مناقب صحابہ میں مذکور ہے، ایک مقام کا ذکر آیا ہے جو جابیہ کہلاتا ہے۔ آپ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

"الجابية قرية معروفة بجنب على ثلاثة أميال منها من جانب الشمال وإلى هذه القرية ينسب باب الجابية أحد أبواب دمشق"(۴)

---

(۱) احمد عبد الرحمن البنا ساعاتی، مقدمۃ الفتح الربانی، ۱/ ۲۰۰

(۲) امام احمد بن حنبل، مسند، حدیث نمبر: ۱۵۸۹۸،۳/ ۴۷۰

(۳) احمد عبد الرحمن البنا ساعاتی، مقدمۃ الفتح الربانی، ۱۹/ ۳

(۴) ایضاً

الجابیہ ایک مشہور ومعروف گاؤں ہے جو دمشق سے تین میل کے فاصلے پر شمال کی طرف واقع ہے۔اسی گاؤں کی طرف دمشق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ باب الجابیہ منسوب ہے۔

- آپ نے مختصر متون کو ان کے اصول کی طرف لوٹایا ہے اور یہ اس طرح کہ مسند احمد میں بعض مقامات پر انتہائی طویل احادیث ذکر کی گئی ہیں جو متنوع احکام پر مشتمل ہیں اور جن کا تعلق مختلف ابواب سے ہوتا ہے۔ آپ نے ایک مرتبہ تو ان احادیث کو متعلقہ ابواب میں ذکر کیا ہے لیکن دوسرے مرحلے میں آپ نے ان کو اجزا میں تقسیم کرتے ہوئے ان کے ایک ایک جز کو مناسب ابواب میں ذکر کیا ہے۔ قاری بادی النظر میں سمجھتا ہے کہ یہ پوری حدیث ہے حالانکہ وہ حدیث نہیں بلکہ ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ہر باب میں اس کو ذکر کیا جائے تو یہ کتاب لمبی ہو جائے گی اور اگر ایک باب میں رکھی جائے تو دوسرے ابواب محروم رہ جائیں گے۔
- آپ کے بقول مسند احمد میں ۱۴ احادیث میں سے ۹ پر حافظ عراقی نے طعن کیا ہے اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۵ احادیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ ان کا جواب ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد میں دیا ہے۔ اور یوں آپ نے ان احادیث کو مطعون اور موضوع ہونے سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ شیخ عبد الرحمن الساعاتی کے بقول یہ احادیث متفرق طور پر مسند میں مسانید کے تابع اور میری کتاب میں ابواب کے تابع مذکور ہیں۔
- آپ نے کتب اصول واحادیث کے لیے اپنی کتاب الفتح الربانی میں جو رموز استعمال کیے وہ یہ ہیں(خ) للبخاری في صحيحه،(م) لمسلم فى صحيحه، (ق)للبخاري ومسلم، (د) لأبي داؤد، (مذ) للترمذي، (نس) للنسائى، (جه) لابن ماجه، (الأربعة) لأصحاب السنن الأربعة أبي داود والترمذي والنسائي وابن ماجه، (الثلاثة) لهم إلا ابن ماجه، (ك) للحاكم في المستدرك، (حب)لابن حبان في صحيحه، (طب) للطبراني في معجمه الكبير، (طس) له في الأوسط، (طص) له في الصغير، (ص) لسعيد بن منصور في سننه، (ش) لابن أبي شيبة، (عب) لعبد الرزاق في الجامع، (عل) لأبي يعلى في منسده، (قط) للدار قطني في سننه، (حل) لأبي نعيم في الحلية، (هق) للبيهقي في السنن، (لك) للإمام مالك، (فع) للإمام الشافعي فان اتفقا على اخراج حديث قلت أخرجه الإمامان، (نه) النهاية لابن الأثير محدث[1].

---

(۱) احمد عبد الرحمن البنا ساعاتی، مقدمۃ الفتح الربانی، ۵/ ۲

- آپ نے اپنی کتاب الفتح الربانی میں امام احمد بن حنبل کا ترجمہ بھی ذکر کیا ہے جن میں ان کے نام ونسب، والد کی وفات، مشائخ، طلب حدیث، صفات اور تاریخ وفات وغیرہ کو دلنشیں انداز میں بیان کیا ہے[1]۔ اس کے بعد آپ نے مسند احمد کا تعارف تفصیل سے پیش کیا ہے[2]۔
- آپ نے مکرر احادیث میں سے اُن احادیث کا انتخاب کیا ہے جو زیادات پر مشتمل ہیں اور جو سند کے لحاظ سے زیادہ مستند ہیں۔
- آپ نے مسند میں مذکور تمام احادیث اپنی کتاب میں جمع کی ہیں ماسوائے اس کے کہ کوئی حدیث سہوا یا نسیان سے رہ گئی ہو۔
- آپ نے مسند احمد میں مذکور احادیث کی چھ اقسام ذکر کی ہیں:

ان میں پہلی قسم وہ احادیث ہیں جن کو آپ کے صاحبزادے ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے اپنے والد محترم سے روایت کیا اور وہ مسند امام احمد کہلاتا ہے اور یہ بہت ضخیم ہے۔ دوسری قسم کی وہ احادیث ہیں جن کو عبد اللہ نے اپنے والد محترم سے براہ راست سنا اور یہ کم ہیں۔ تیسری قسم کی احادیث وہ ہیں جن کو عبد اللہ نے والد صاحب کے علاوہ کسی اور سے روایات کیا۔ یہ تعداد میں زیادہ ہیں۔ چوتھی قسم وہ احادیث ہیں جن کی قراءت عبد اللہ نے اپنے والد کے سامنے کی اور ان سے نہ سنی ہوں۔ یہ بھی کم ہیں۔ پانچویں وہ جن کی نہ آپ نے والد کے سامنے قراءت کی اور نہ اُن سے سنی لیکن والد صاحب کی کتاب میں اُن کو ملی۔ یہ بھی کم ہیں۔ چھٹی قسم کی احادیث وہ ہیں جن کو حافظ ابو بکر القطیعی نے عبد اللہ اور ان کے والد کے علاوہ کسی اور سے روایت کیا ہے۔ یہ کل چھ اقسام ہیں ان میں پہلی اور دوسری قسم کی احادیث کو چھوڑ کر باقی کے لیے رموز ذکر قائم کیے۔

مسند کو از سر نو مرتب کرتے وقت آپ نے ایک اور فقید المثال کام کیا اور وہ یہ کہ اس مسند کو سات بڑی اقسام میں تقسیم کر دیا جس نے اس مسند کی خوبصورتی اور عمدگی میں بے پناہ اضافہ کر دیا۔ آپ کی یہ حکمت بھری تقسیم حدیث کے شغف رکھنے والوں پر اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت خود بخود کھلتی جاتی ہے اور وہ اس کا بخوبی تامّل اور ادراک کرتے ہیں کہ یہ ترتیب کسبی نہیں بلکہ ایک حکمت اور نظام کے تحت ہے جس کے لیے بقول شیخ احمد عبد الرحمن اللہ رب العزت نے اُن کے لیے شرحِ صدر فرمایا تھا۔ ان میں سے ہر

(۱) ایضا، ص:۶

(۲) ایضا، ص:۸،۹

قسم یقیناً ایک مستقل تالیف کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے جن سات اقسام میں مسند احمد کی احادیث کو تقسیم کیا وہ اجمالا یہ ہیں:

سب سے پہلی قسم توحید اور اصول الدین سے متعلق ہے کیونکہ ہر مکلف پر سب سے پہلے واجب یہی واجب ہے۔ پھر فقہ، پھر تفسیر، پھر ترغیب پھر ترہیب، پھر تاریخ، پھر قیامت اور پھر آخرت کے احوال۔ ان میں سے ہر قسم کئی کتب پر مشتمل ہے اور ہر کتاب کے تحت کئی ابواب ذکر ہیں۔ بعض ابواب میں کئی فصول ہیں۔ کتاب اور باب کو بھی ایک دوسرے کے پیچھے رکھنے میں ایک حکمت ہے۔

ان اقسام کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی قسم توحید اور اصول الدین سے متعلق ہے اور اس میں آپ نے درج ذیل کتابوں کو شامل کیا ہے:

كتاب التوحيد، كتاب الايمان، كتاب القدر، كتاب العلم، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة.

دوسری قسم فقہ کے حوالے سے ہے جس میں چار انواع سے متعلق احادیث مختلف کتابوں کے تحت جمع کی گئی ہیں یہ انواع اور کتب درج ذیل ہیں:

- پہلی نوع عبادات ہے۔ اس کے تحت: كتاب الطهارة، كتاب التيمم، كتاب الحيض والنفاس، كتاب الصلاة، كتاب الجنائز، كتاب الزكوة ،كتاب الصيام، كتاب الحج والعمرة ،كتاب الهدايا والضحايا، كتاب العقيقة، كتاب اليمين والنذر، كتاب الجهاد، كتاب السبق والرمي، كتاب العتق اور كتاب الأذكار جیسی کتابیں شامل کی گئی ہیں۔
- دوسری نوع معاملات سے متعلق ہے اس کے تحت: كتاب البيوع والكسب والمعاش، كتاب السلم، كتاب القرض والدين، كتاب الرهن، كتاب الحوالة والضمان، ...كتاب الوقف، كتاب الوصايا اور كتاب الفرائض جیسی کتابیں ذکر کی گئی ہیں۔
- تیسری نوع قضایا اور احکام سے متعلق ہے اس میں درج ذیل کتابیں شامل ہیں: كتاب القضاء والشهادات، كتاب القتل والجنايات وأحكام الدماء، كتاب القصاص، كتاب القسامة، كتاب الدية، كتاب الحدود وفيه أبواب السحر والكهانة والتنجيم.
- چوتھی نوع شخصی احوال اور عبادات سے متعلق ہیں اس کے تحت: كتاب النكاح، كتاب الطلاق، كتاب الرجعة، كتاب الإيلا، كتاب الظهار، كتاب اللعان، كتاب العدد، كتاب النفقات، كتاب الحضانة والرضاع، كتاب الأطعمة، كتاب الأشربة، كتاب الصيد والذبائح، كتاب الطب اور...كتاب اللباس والزينة وغیرہ جیسی کتابیں ذکر کی گئی ہیں۔

تیسری قسم قرآن کریم کی تفسیر سے متعلق ہے اس قسم میں قرآن کریم سے متعلق فضائل، احکام، قراءات، اسباب نزول، ناسخ منسوخ، تفسیر وغیرہ سے بحث ہے۔

چوتھی قسم ترغیب سے متعلقہ احادیث پر مبنی ہے۔ اس میں مسند الامام احمد بن حنبل کی درج ذیل کتابوں کو شامل کیا گیا ہے۔

كتاب النية والإخلاص في العمل، كتاب الاقتصاد، كتاب الخوف من الله تعالى، كتاب البر والصلة وفيه إكرام الوالدين وبرهم وصلة الرحم وحقوق الأقارب والجيران والضيافة وتعظيم حرمات المسملين والتعاون والتناصر وغیرہ۔

پانچویں قسم ترہیب سے متعلق ہے اور اس کے تحت درج ذیل کتابیں ذکر کی گئیں ہیں۔

كتاب الكبائر وأنواع أخرى من المعاصي وفي عدة أبواب كالترهيب من عقوق الوالدين وقطع الصلة والترهيب من الرياء والكبر والخيلاء والتفاخر والنفاق وفيه أبواب ذكر المنافقين...والترهيب عن الظلم والباطل والحسدوغیرہ۔

چھٹی قسم تاریخ پر مبنی ہے جس میں پہلے خلیفہ سے لے کر عباسی خلافت کی ابتدا تک کے واقعات ملتے ہیں۔ اس کے تحت تین حلقات ذکر کیے گئے ہیں:

- پہلے حلقے میں کائنات، پانی، عرش، لوح، قلم ساتوں زمینوں، آسمانوں، پہاڑ، دن، رات، سمندر، سورج، چاند اور دیگر اشیاء کی پیدائش سے متعلق نیز عہد اسماعیل علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ کی پیدائش تک عربوں کے احوال سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔
- دوسرے حلقے میں تاریخ سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں تین قسم کی کتابیں شامل ہیں جن میں پہلی قسم میں سیرت النبی (پیدائش سے لے کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت تک) کے واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ دوسری قسم میں سیرت النبی سے متعلق حوادث (ہجرت کے بعد سے لے کر آپ ﷺ کی وفات تک) سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ جبکہ تیسری قسم شمائل وصفات رسول، معجزات اور اولاد رسول ﷺ وغیرہ پر مشتمل ہے۔
- تیسرے حلقے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان ہے۔ پہلے مہاجرین کا ذکر ہے، اس کے بعد انصار، پھر عشرہ مبشرہ، پھر اہل بیعت رضوان، پھر اہل بدر، پھر وہ صحابہ جو غزوہ احد میں شریک ہوئے اور آخر میں مکہ اور مدینہ وغیرہ جیسے مقدس اماکن سے متعلعہ احادیث جمع کیے گئے ہیں۔

کتاب کی ساتویں اور آخری قسم آخرت اور اس سے پہلے جن فتنوں کا ظہور ہو گا سے متعلق ہے۔ اس قسم کے تحت جن کتابوں کو ذکر کیا گیا ہے اُن میں:

كتاب الفتن والملاحم،كتاب أشراط الساعة وعلاماتها وما جاء في المهدي وفي ذكر المسيح الدجال ونزول سيدنا عيسى وذكر ياجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربها وغلق باب التوبة وخروج الدابة وغير ذلك من العلامات الكبرى ثم كتاب القيامة والنفخ في الصور والبعث والنشور والحساب والميزان والصراط والحوض والشفاعة والنار وصفتها وأهوالها من زفير وشهيق وصفة أهلهاوغیرہ شامل ہیں۔

خلاصہ بحث

زیر نظر مقالہ میں جس عظیم شخصیت کی محدثانہ خدمات اور خصوصی طور پر ان کی شہرہ آفاق تصنیف الفتح الربانی لترتیب مسند امام احمد بن حنبل کے منہج اور اسلوب پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی، وہ بیسویں صدی کے شیخ احمد عبد الرحمن البنا الساعاتی ہیں۔ آپ نے احادیث پر جہاں دیگر کتب تالیف کیں وہاں آپ نے مسند الامام احمد بن حنبل کو از سر نو مرتب کرتے ہوئے الفتح الربانی لترتیب مسند احمد حنبل الشیبانی جیسی فقید المثال کتاب کو قارئین کے لیے پیش کیا جس سے مسند احمد کے حسن وجمال اور عمدگی میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔ آپ کی یہ کتاب دار الاحیاء التراث العربی سے چھپ چکی ہے۔ بیسویں صدی کے اس عظیم محدث کی حیات مبارکہ، خدمات حدیث اور خصوصی طور پر کتاب الفتح الربانی میں آپ کے منہج اوراسلوب پر روشنی پڑتی ہے اور ساتھ ساتھ قاری کو مذکورہ صدی میں سرزمین مصر پر حدیث کے میدان میں تحقیق سے آگاہی ملتی ہے۔ اس مقالے میں امام احمد بن حنبل کی مسند اور اس کے ترتیب الفتح الربانی کا تعارف کیا گیا ہے۔

ہمارے ہاں عام طور پر حدیث کے اساتذہ اور طلبہ مصادر حدیث میں سے کتبِ ستہ کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہی چھ کتابوں کو مصادر اساسیہ سمجھتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ عرصہ دراز سے مدارس دینیہ کے طلبہ کے لیے جو نصاب مقرر کیا گیا ہے اس میں ان چھ کتابوں کو رکھا گیا ہے۔ نصاب میں ہونے کی وجہ سے اساتذہ حدیث انہی مصادر کا مطالعہ کرتے ہیں اور طلبہ بھی انہی کتب سے استفادہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ان چھ کتب سے پہلے دوسرع صدی ہجری میں علماء حدیث نے حدیث کے مجال میں بہت بڑی تعداد میں تالیفی خدمات انجام دی ہیں۔

مسند امام احمد بن حنبل بھی تاریخ کے لحاظ سے اسناد عالیہ کی حامل ہے اور امام نے اپنی مسند میں جتنی روایات اخذ کی ہیں وہ سب قابل قبول اور قابل عمل ہیں۔ حدیث کے حلقوں میں دیگر مصادر کے مقابلے میں اس کے تداول کی کمی کا بنیادی سبب ہی رہا کہ اس کی تقدیم دوسری صدی ہجری میں رائج منہج واسلوب کی بنیاد پر رکھی گئی جس کی وجہ سے اس سے استفادہ کرنے میں دقت محسوس ہوتی تھی۔ شیخ احمد الساعاتی کا امت مسلمہ پر بطور عام اور حدیث کا اساتذہ وطلبہ پر بطور خاص یہ احسان ہے کہ مسند کی ترتیب وتبویب کا بیڑا اٹھا کر آپ نے اس کی تقدیم اس انداز واسلوب سے کی ہے کہ اب یہ کتاب بڑی سہولت کے ساتھ قابل استفادہ ہوئی ہے۔

❁❁❁